© rasailojaraid.com

حضرت مولانا محمد یونس خالصؒ

کا اپنے شیخ حضرت مولانا عبدالحقؒ کو خراج تحسین

حضرت شیخؒ کے مجموعہ ملفوظات صحبتے با اہل حق (مولفہ مولانا عبدالقیوم حقانی) سے ایک اقتباس

---

۱۷ سال قبل ۲۱ رستمبر ۱۹۸۹ء کو مولانا یونس خالصؒ (جو اس وقت کے افغان عبوری حکومت کے وزیر داخلہ تھے) نے ایک تفصیلی انٹرویو میں اپنے استاذ اور شیخ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کو خراج تحسین پیش کیا۔ یہ انٹرویو مولانا عبدالقیوم حقانی نے لیا۔ جس کا اقتباس پیش ہے:

س: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: آپ نے کیا مبارک ذکر چھیڑا اللہ اللہ! کیا عجیب انسان تھے۔ ان کی ذات اتمامِ حجت تھی، علوم کے بحرِ ذخار تھے، عظیم محدث تھے، اصل مجاہدِ کبیر وہی تھے۔ جہادِ افغانستان میں ان کے تلامذہ، متوسلین اور معتقدین نے جو کردار ادا کیا ہے اور جس طرح انہوں نے افغان مجاہدین کی سرپرستی، حمایت، بھرپور راہنمائی اور افرادی قوت بلکہ محاذ جنگ کی فعال قیادت مہیا کی ہے، جہاد کی سطح پر یہ ان کا ایسا امتیاز اور اختصاص ہے کہ دوسرا اس سعادت میں ان کا شریک اور سہیم نہیں۔

میں نے حضرت شیخ الحدیثؒ سے مختصر المعانی پڑھی تھی، صدرا بھی پڑھی تھی، فنون کی اعلیٰ کتابیں بھی پڑھیں، اور دورۂ حدیث شریف بھی اُن سے پڑھا تھا۔ مسلم شریف اور بخاری شریف کا کچھ حصہ اور ترمذی شریف بھی ان سے پڑھی تھی۔ فراغت کے بعد جب بھی ہم اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے بڑی شفقت اور ہمت افزائی فرماتے، ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کی عظمت کی کیا یہ کوئی کم دلیل ہے کہ اس وقت سرحد کے وزیر اعلیٰ نصر اللہ خٹک نے آپ کے مقابلہ میں قومی اسمبلی کی سیٹ پر شکست کھائی تو وزیر اعظم کے استفسار پر اس نے کہا جناب! شکست کھانا تو میرا مقدر تھا کہ میرا مقابلہ وقت کے پیغمبر سے تھا۔ (العیاذ باللہ)

حضرت شیخ الحدیثؒ گاہے گاہے نقدی بھی ارسال فرماتے، محاذِ جنگ پر بھی آپ مجاہدین کے لئے رقم بھیجا کرتے تھے۔ جب ملاقات ہوتی تب بھی خصوصیت سے اپنے ہاتھوں سے نقدی مرحمت فرماتے۔ ہم اسے تبرک سمجھ کر لے لیتے۔ اور پھر واقعتہً بھی عملی میدان میں اس کے بڑے برکات و ثمرات ظاہر ہوتے۔

© rasailojaraid.com